بھارت کی زیادہ ریاستوں میں اعلیٰ عہدے، زیادہ فائدے، زیادہ آمدنی، زیادہ تنخواہ ملے ایسے کام والی صنعتیں اور ملازمتوں میں مردوں کی برتری ہے۔ پارلیمنٹ میں خواتین کا تناسب صرف 12.2% کے برابر ہے۔ پارلیمنٹ، ودھان سبھاؤں، اعلیٰ افسروں، منیجروں، کمپنیوں کے ڈیریکٹروں، پیشہ ورانہ اور تکنیکی شعبوں میں خواتین کا کم تناسب وغیرہ میں سے مرد و زن اختلاف صاف نظر آتا ہے۔

خواتین اختیارکاری :

خواتین ہمہ ترقی کا مرکز ہے۔ کسی بھی ترقی پذیر ملک میں معاشی استحکامت، خواتین اختیارکاری کا اہم پہلو ہے۔ خواتین اختیارکاری کے لیے معاشی آزادی کا ہونا لازم ہے۔ ایک خاتون تعلیم یافتہ ہو تو ایک گھر، ایک سماج اور ملک مستحکم بنتا ہے۔ فخر کی بات یہ ہے کہ بھارت حکومت نے اس سمت میں اقدامات کرنے شروع کر دیے ہیں۔ بھارت میں وزیر اعظم کے عہدے پر، راشٹرپتی کے عہدے پر، مختلف ریاستوں میں خواتین وزیر اعلیٰ نے وقتاً فوقتاً عہدوں کی عزت بڑھائی ہے۔ ٹیکسی ڈرائیور سے لے کر پائلاٹ کا فرض خواتین ادا کر رہی ہیں۔ سماجی خدمت کے اداروں، صحافت، کھیل کود، تعلیم اور اداکارہ کے میدان میں خواتین مصروف ہیں۔ سماجی خدمت، ادب، صحافت، کھیل کود، تعلیم اور اداکارہ کے میدان میں کام کرنے والی خواتین کو ہم ٹی۔وی۔ اور نیوز چینلوں پر دیکھ ہی رہے ہیں۔ صرف کھیت یا محنت کے کاموں میں نہیں بلکہ تجارت، دھندے، خبررسانی نیز انفرادی طور پر مختلف ملازمتوں میں اور موجودہ زمانے میں تعلیم و تربیت اور صلاحیتوں کی وجہ سے خواتین کے لیے روزگار کے کئی شعبے کھل رہے ہیں۔ ملک کی نصف آبادی کی ترقی کے کئی امکانات ہیں ان کو وسیع کرنے کے لیے ہمیں ہنوز کئی کوششیں کرنی ہوں گی۔

خواتین فلاحی منصوبے :

بھارت میں خواتین کو مساوی درجہ تعلیم، تحفظ اور بنیادی آزادی دینے کے لیے 1980 سے خواتین کو ایک علیحدہ مقصد مان کر اُن کی ترقی کے کئی منصوبے اور پروگرام بنائے گئے ہیں۔ 1992 میں قومی خواتین کمیشن بنایا گیا۔ اس کے علاوہ خواتین اختیارکاری کی قومی پالیسی 2001 کے تحت خواتین اور بچّوں کے فلاحی محکمہ کے ذریعے صلاحیت کی تخلیق، روزگار، معاشی آمدنی، فلاحی اور معاون خدمات نیز جنسی احساسات کے شعبوں میں مختلف کام کیے جا رہے ہیں۔ یونائیٹڈ نیشنس نے 1975 کی سال کو خواتین سال اور 1975-1985 خواتین کے عشرے کو خواتین عشرہ منانے کا اعلان کیا تھا۔ نیز 2002 کی سال کو خواتین اختیارکاری سال منایا گیا۔ خاندان کی مال-ملکیت میں مساوی حصّہ دلانے کے لیے قانون میں اصلاح کی گئی ہے۔

19.3 اَبھَیم ہیلپ لائن لوگو

خواتین کا استحصال روکنے کی سہولیات :

خواتین کی تحفظ کے لیے مختلف قسم کے تشدد کا شکار خاتون اور اپنی ترقی کی رہنمائی حاصل کرنے کی خواہش مند خواتین کو صرف ایک ہی کال سے مدد مل جائے اس لیے پورے گجرات میں 181 ابھیم ہیلپ لائن شروع کی گئی ہے۔ مفلس خواتین کو آسانی سے انصاف مل سکے اس لیے قانونی عدالتیں قائم کی گئی ہیں۔ خواتین کے سماجی، قانونی اور روزگار کے مسائل حل کرنے کے لیے 'قانونی اور روزگار کے مسائل حل کرنے کے لیۓ' خاتون فلاحی مرکز بنائے گئے ہیں۔ خواتین کا جسمانی، ذہنی اور جنسی استحصال نہ ہو اس لیے حکومت ہمیشہ بیدار ہے۔ سرکاری دفتروں میں نجی کاروبار اور گھروں

میں نوکر کا کام کرنے والی خواتین کو جنسی طور پر پریشان نہ کیا جائے اور وہ آزادی سے کام کرسکیں اس لیے پارلمنٹ نے قانون بنا کر خواتین کو تحفظ بخشا ہے۔

خواتین کی مساوات کے لیے گجرات حکومت کے مختلف منصوبے :

خواتین کی سماجی، معاشی اور تعلیمی ترقی کے لیے گجرات حکومت نے سال 2001 میں خواتین اور بچّوں کی ترقی کا محکمہ شروع کیا ہے۔ گجرات حکومت نے خواتین اختیارکاری کے لیے مفلس اور عام خاندانوں نیز دیہی علاقوں کی خواتین کی فلاح کے تین پہلوؤں (1) خواتین کی تعلیمی اختیارکاری (2) خواتین کی صحت اور (3) 'خواتین کا تحفظ' کو دھیان میں رکھ کر خواتین مرکوز جینڈر بجٹ میں مختلف منصوبے جاری کیے ہیں۔

- گجرات میں تعلیم نسواں کو فروغ دینے کے مقصد سے 'اسکول داخلہ کا تہوار' اور تعلیم نسواں رتھ یاترا کی ابتدا کی گئی۔ جس کے سبب اسکولوں میں بچوں کے 100% نام درج کیے اور خواتین خواندگی کی شرح میں اضافہ نظر آیا ہے۔
- ریاست میں 35 فیصد سے کم خواتین خواندگی کی شرح والے دیہاتوں اور شہری علاقوں میں خط افلاس کے نیچے زندگی بسر کرنے والے خاندان کی بیٹیوں کو پرائمری اسکولوں میں اور سیکنڈری اسکولوں میں داخلہ لیتے وقت 'ودیا لکشمی بونڈ' دیا جاتا ہے۔
- 'سرستی سادھنا اسکیم' کے تحت ہر سال ڈیڑھ لاکھ لڑکیوں کو مفت میں سائیکلیں دی جاتی ہیں۔ گاؤں کے باہر تعلیم حاصل کرنے کے لیے جانے والی لڑکیوں کو ایس۔ٹی۔ بس میں مفت سفر کرنے کی سہولت دی جاتی ہے۔
- کم سِن لڑکیوں کو تغذیہ والی غذا اور ان کی مہارتوں کی ترقی کے لیے 'سبلا اسکیم' جاری کی گئی ہے۔
- گجرات حکومت نے خواتین کو سرکاری ملازمتوں میں 33% ریزرویشن دیا ہے۔ نیز مقامی خودمختار اداروں میں خواتین ریزرویشن 33% سے بڑھا کر 50% کر دیا ہے۔
- محنت کشوں اور بے سہارا ضعیفوں کو آخری عمر میں زندگی بسر کرنے کے لیے پینشن ملے اور ان کا مستقبل محفوظ رہے اس لیے 'راشٹریہ سواؤ لمبی اسکیم' جاری کی ہے۔ اس کے علاوہ بے سہارا بیوہ خواتین دوسروں کے احسان تلے زندگی بسر کرنے پر مجبور نہ ہوں اس لیے انھیں مالی امداد دی جاتی ہے۔
- خواتین کو معاشی طور پر خودکفیل بنانے کے مقصد سے سَکھی منڈل کے ذریعے حکومت 'کشن منگلم اسکیم' کے تحت مالی امداد کرتی ہے۔
- خواتین کی صحت کے لیے ای۔ ممتا پروگرام میں موبائل ٹیکنالوجی کے ذریعہ حاملہ ماں کا اندراج کر کے اُسے ممتا کارڈ دے کر شیرخوار بچّہ اور زچگی سے متعلق اموات کم کرنے کی پہل کی گئی ہے۔ نیز اس کی پابندی سے صحت کی تفتیش کر کے علاج کیا جاتا ہے۔ بچّے کی پیدائش کے بعد ٹیکہ لگانے کے پروگراموں کے ذریعے ماں اور بچّے کی تندرستی کا پورا خیال رکھا جاتا ہے۔
- بیٹی بچاؤ تحریک چلا کر جنسی امتیاز (Gender Discrimination) ختم کرنے کے لیے تحریک چلا کر بیٹی بچاؤ، 'بیٹی ودھاؤ اور بیٹی پڑھاؤ' کے ذریعے حکومت نے خواتین اختیارکاری میں اہم رول ادا کیا ہے۔
- انوسوچت ذات اور انوسوچت جن ذات کے عام خاندانوں کی زچہ کو 'چرنجیوی اسکیم' کے تحت زچگی، دوائیاں، لیباریٹری جانچ، آپریشن وغیرہ مفت کرانے کی سہولت کی گئی ہے۔

گجرات حکومت کے 'مہیلا اور بال وِکاس' محکمے کے ذریعے خواتین اختیارکاری کے لیے مختلف المقاصد خواتین کی فلاح کی اسکیمیں چلائی جا رہی ہیں۔ ان اسکیموں کی وسعت کو بڑھا کر ہم خواتین اختیارکاری کے مسائل کا سامنا کریں گے۔

انسان ترقی کے بارے میں اگر ہم خاندان یا ہمارے محلے یا گاؤں میں نظر ڈالیں گے تو پتہ چلے گا کہ کسی حاملہ خاتون کو مکمل غذا نہ ملتی ہو، کم وزن والا بچّہ پیدا ہوا ہو تو بچّہ ناقص تغذیہ کا شکار ہو، بچّہ آنگن باڑی یا اسکول میں نہ جاتا ہو۔ اسکول میں پڑھنے والے بچّے کو پڑھنا لکھنا نہ آتا ہو، پڑھائی نامکمل چھوڑ کر، لڑکیوں کو اعلیٰ تعلیم نہ دی جاتی ہو، نوجوانوں کو روزی نہ ملی ہو، حادثے کے سبب کوئی بے موت مر گیا ہو، کسی مہلک بیماری کا شکار ہوا ہو تو ایسے تمام امور کا اثر ہمارے ملک کے انسان ترقی اشاریہ پر پڑتا ہے۔ صرف حکومت ہی نہیں بلکہ ملک کا ہر شہری انسان ترقی میں مصروف رہے تو آئندہ وقت میں ہم بلند انسان ترقی کے اشاریہ والے ملکوں کی قطار میں مقام حاصل کر سکیں گے۔

یہ جاننا ضروری ہے

اقوام متحدہ ترقیاتی پروگرام (UNDP) کے ذریعے 14 دسمبر 2015 کے روز انسان ترقی احوال 2015 'انسان ترقی کے لیے کام' زیر عنوان سے شائع کیا گیا تھا۔ اس احوال کے مطابق انسان ترقی عددِ اشاریہ کے ساتھ ذیل کے نشانات کا بھی ذکر کیا گیا تھا۔
(1) جنسی ترقی عددِ اشاریہ (Gender development Index)، (2) بچّے-نوجوان صحت (Health Children and Youth)، (3) بالغ صحت اور صحت خرچ (Adult Health and Health Expenditure)، (4) تعلیم (Education)، (5) وسائل کی تقسیم اور قابو (Command Over and Allocation of Resources)، (6) سماجی اختیارکاری (Social Competencies)، (7) انفرادی غیر تحفظ (Personal Insecurity)، (8) بین الاقوامی اتحاد (International Integration)، (9) ماحولیات (Environment)، (10) آبادی کی سمت (Population Trends)، (11) اضافی اشاریہ خوشحالی (Supplementary Indicators:Perceptions of Well-being)۔ یہ رپورٹ UNDI ویب سائٹ (http:/hdr.undp.org/en/2015-report) پر دیکھا جا سکتا ہے۔ ہر سال انگریزی کے علاوہ ہندی اور دیگر زبانوں میں احوال جاری کیا جاتا ہے۔ بھارت میں اس کی سائٹ ہے http:/ /www.in.undp.org/

مشق

1. ذیل کے سوالات کے تفصیل سے جوابات دیجیے :

(1) انسان ترقی اشاریہ کی تحسیب کس طرح کی جاتی ہے؟
(2) انسان ترقی کے خلاف کون کون سے مسائل ہیں؟
(3) بھارت میں خواتین کے ساتھ کس طرح کے امتیازات رکھے جاتے ہیں؟
(4) بھارت میں صحت کی اصلاح کے لیے کیا کیا اقدامات کیے جا رہے ہیں۔
(5) گجرات حکومت نے خواتین کی مساوات کے لیے کون کون منصوبے جاری کیے ہیں؟

2. ذیل کے سوالات کے نکاتی جواب دیجیے :

(1) انسان ترقی کا تعلق انسانی زندگی کی کن کن باتوں سے ہے؟
(2) بھارت حکومت کی خواتین فلاحی منصوبوں کی سلسلہ وار معلومات دیجیے۔
(3) 'ابھیم اسکیم' کیا ہے؟ سمجھایئے۔
(4) ہمارے ارد گرد نظر آنے والی کون کون سی باتیں انسان ترقی اشاریہ پر اثر کرتی ہیں؟

.3 ذیل کے سوالات کے مختصر جواب دیجیے :

(1) انسان ترقی کسے کہتے ہیں؟

(2) انسان ترقی اشاریہ کی پیائش کے نئے طریقے میں کون کون سے حوالے استعمال کیے جاتے ہیں؟

(3) انسان ترقی احوال 2015 کے مطابق بھارت کا انسان ترقی اشاریہ کتنا اور کس نمبر پر ہے؟

(4) بھارت کے کون سے پڑوسی ممالک انسان ترقی اشاریہ میں بھارت سے آگے ہیں؟

(5) بچّہ ٹیکہ لگانے کے پروگرام میں بچّوں کو کون سا ٹیکہ لگایا جاتا ہے؟

.4 ذیل کے متبادلات میں سے صحیح بدل انتخاب کر کے جواب دیجیے :

(1) انسان ترقی اشاریہ کے لیے بین الاقوامی سطح پر کون سا ادارہ کام کرتا ہے؟

(A) UNESCO　(B) UNICEF　(C) FAO　(D) UNDP

(2) ذیل کے ممالک میں سے کون سا ملک سب سے بلند انسان ترقی اشاریہ والا ملک ہے؟

(A) بھارت　(B) نائزر　(C) ناروے　(D) برازیل

(3) ذیل کے ممالک کو انسان ترقی اشاریہ میں نزولی ترقی میں ترتیب دینے سے کون سی جوڑی صحیح بنے گی؟

(A) بھارت، سری لنکا، نیپال، بھوتان　(B) سری لنکا، بھوتان، بھارت، نیپال

(C) سری لنکا، بھارت، بھوتان، نیپال　(D) سری لنکا، بھارت، نیپال، بھوتان

(4) بھارت میں خواتین اختیارکاری سال کب منایا گیا تھا؟

(A) 1975　(B) 2002　(C) 1985　(D) 1999

(5) بھارت کے کس ماہر معاشیات کو نوبل پرائز ملا ہے؟

(A) محبوب الحق　(B) امرتیہ سین　(C) رویندرناتھ ٹیگور　(D) سی۔وی۔رامن

سرگرمی

- انسان ترقی احوال کے بارے میں اخبارات میں شائع ہونے والی خبریں حاصل کیجیے اور ان پر بحث کیجیے۔
- اقوام متحدہ ترقیاتی پروگرام کی ویب سائٹ http:/ /hdr.undp.org./en/2015report پر سے مختلف ممالک کے انجان ترقی کے اشاریہ کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔
- آپ کے علاقے کے تعلقہ اور ضلع کی خواتین خواندگی کی شرح کے آنکڑے حاصل کیجیے۔
- بھارت کے مختلف شعبوں میں اوّل رہنے والی خواتین کی معلومات کا البم تیار کیجیے۔

●

20 بھارت کے سماجی مسائل اور للکاریں (چیلینج)

بھارت ایک وسیع آبادی اور دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت والا ملک ہے۔ جہاں مختلف مذہب، ذات، زبان، تہذیب والے لوگ آباد ہیں۔ بھارت کی تہذیب منظّم اور تمام مذاہب کو سمانے والی خوبی رکھتی ہے۔

روایتی سماج سے جدید سماج کی طرف ترقی کرنے والے بھارتی سماج میں کئی تبدیلیاں آئی ہیں۔ ان تبدیلیوں کے ساتھ سماج میں کئی مسائل پیدا ہوئے۔ جن میں سماجی، معاشی، سیاسی، تہذیبی وغیرہ مسائل کا شمار کیا جا سکتا ہے۔ اس باب میں ہم دو سماجی مسائل (1) فرقہ واریت (2) ذات پات کے نظریہ پر غور کریں گے۔

ملک کو آزادی دلانے کے لیے مختلف مذہب، ذات، زبان والے لوگوں نے مل کر مشترکہ محنت کی۔ اُن کی کوششوں کے باعث ہمیں یہ بیش بہا آزادی نصیب ہوئی۔ آزادی کی تحریک کے وقت لوگوں میں نیک نیتی، اتحاد، رواداری کا جذبہ تھا لیکن آزادی کے بعد یہ جذبہ کم ہوتا ہوا نظر آ رہا ہے۔ ذات پات کی لڑائیاں، فرقہ وارانہ تصادم، علاقائی تشدد وغیرہ ملک میں امن اور ترقی کو روکنے والے منفی عوامل نظر آتے ہیں جو ملک کے سامنے سماجی نیک نیتی، غیر فرقہ واریت، جمہوری قدریں، قومی یک جہتی کے خلاف خطرناک للکاریں ہیں۔

فرقہ واریت

مذہب، یقین اور عقیدے کا موضوع ہے۔ زیادہ تر انسان کسی نہ کسی مذہب یا فرقہ میں یقین رکھتا ہے۔ بھارت ایک غیر فرقہ وارانہ اور غیر مذہبی ملک ہے۔ لہٰذا تنگ فرقہ واریت پر عمل کرنا آئین کے جذبے کے خلاف ہے۔ جب کوئی مذہبی گروہ یا جماعت کسی بھی وجہ سے دوسرے مذہب یا فرقے کی مخالفت کرتا ہے تب فرقہ وارانہ تناؤ پیدا ہوتا ہے۔ کسی بھی مذہب یا فرقے کے لوگ دوسرے مذہب کے مقابلے اپنے مذہب یا فرقے کو بہتر بتانے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنے مذہبی مفاد کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں تب وہ ہر شہری کو منفرد طور پر نہیں بلکہ فرقہ واریت کے نظریے سے دیکھتے ہیں ایسی سوچ سماج کو تقسیم کی طرف لے جاتی ہے۔

آزادی حاصل ہونے کے کئی سال کے بعد بھی ہم فرقہ واریت کے مسئلے پر مکمل قابو نہیں پا سکے۔ تنگ فرقہ واریت کئی طرح سے نقصان دہ ہے۔ اس سے ملک میں سماجی تناؤ پیدا ہوتا ہے۔ لوگ اپنے ہی بھائیوں کو اپنا مخالف سمجھتے ہیں۔ اس سے سماج میں اختلاف اور نفرت کا ماحول پیدا ہوتا ہے۔ فرقہ وارانہ تناؤ سے فرقہ وارانہ تشدد یا لڑائیاں ہوتی ہیں۔ یہ تمام چیزیں جمہوریت کی سوچ-قومی یکجہتی اور ملک کی ترقی کے لیے خطرہ پیدا کرتی ہیں۔

فرقہ واریت کے خلاف جنگ

ہم جانتے ہیں کہ فرقہ واریت فرد، سماج اور ملک کی ترقی کو روکنے والا عمل ہے۔ فرقہ واریت ختم کرنے کے لیے کچھ تدابیر کرنی چاہئیں۔

- سب سے پہلے شہری اور حکومت کو فرقہ وارانہ عناصر کے خلاف سختی سے کارروائی کرنی ہوگی اور اسے ختم کرنے کی کوشش کرنی ہوگی۔
- فرقہ واریت کو ختم کرنے کا سب سے مؤثر طریقہ تعلیم ہے۔ تعلیم میں اور نصابوں میں تمام مذاہب کی اچھی باتیں شامل کی جاتی ہیں۔ نیز اسکولوں میں کی جانے والی تمام مذاہب کی دعائیں، سماجی تہوار وغیرہ سرگرمیوں سے بچوں میں تمام مذاہب کی تئیں عزت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

- فرقہ وارانہ سوچ رکھنے والی سیاسی جماعتوں کو تسلیم نہ کیا جائے۔ الیکشن کے لیے خاص ضابطہ قانون ہے اس پر عمل کیا جائے اور کرایا جائے۔
- ریڈیو، ٹی۔وی۔، سنیما عام شہری تک پہنچنے والے بہترین بصری، سمعی ذرائع ہیں۔ انھیں تمام مذاہب کی خوبیاں اور رواداریاں نشر کرنی چاہیے۔ قومی مفاد اور قومیت کی حوصلہ افزائی کرنے والے پروگرام نشر کرنے چاہئیں۔
- مذہبی پیشواؤں اور سیاسی لیڈران کے ساتھ مل کر ملک کی ترقی کے لیے فرقہ واریت کو کچلنے کی کوشش کرنی چاہیے۔
- فرقہ واریت ختم کرنے کے لیے نوجوانوں کو آگے آنا چاہیے۔ نوجوانوں میں فرقہ واریت کی جگہ غیر فرقہ واریت اور سائنسی نظریہ کی نشوونما ہو ایسی کوششیں سماجی اور تعلیمی اداروں میں کی جانی چاہیے۔
- اس کے لیے صرف حکومت ہی نہیں بلکہ سماج کو بھی کوششیں کرنی چاہیے۔
- مذہب، ذات، علاقہ، زبان سے بہتر ملک کا مفاد اور ملک کی عزت ہے یہ سوچ لوگوں کو ایک تار سے باندھتی ہے اور قومیت اور قومی یک جہتی کو تقویت دیتی ہے۔

ذات پات نظریہ

بھارت کے سماجی نظام میں سماجی ترکیب میں ذاتوں کا وجود صدیوں سے رہا ہے۔ یعنی بھارت کی سماجی تعمیر ذات پات پر منحصر ہے۔ طبقاتی نظام کا ابتدائی تصور جو آج ہے اس سے قدیم زمانے میں الگ تھا۔ سماج کی ضروریات کی تکمیل نیز محنت کی تقسیم پر منحصر بنیادی کاموں پر مشتمل ذاتیں تھیں۔ ابتدائی تصور کے مطابق وہ چار پیشوں پر مشتمل طبقاتی نظام (برہمن، شتریہ، وشیہ، شدر) تھا۔ ذات پات پر مشتمل رہائشی علاقے اور پیشے تھے۔ پیشے کی بنیاد پر آمدنی حاصل کرنے والے سماج میں آمدنی کے حساب سے کئی ذاتیں کم آمدنی حاصل کرنے کے سبب سماج کی دیگر ذاتوں سے معاشی طور پر کمزور رہ گئیں۔

بھارت میں انگریزوں کی حکومت سے پہلے کچھ ذاتیں دوسرے گروہوں سے دور آسانی سے رسائی نہ ہو ایسے جنگلات اور پہاڑی علاقوں میں قیام کرتی تھیں۔ ان ذاتوں کی سماجی زندگی اور تہذیبی زندگی دوسری رعایا سے الگ تھلگ تھی۔ ان کی اپنی خاص بولی تھی۔ اُس ذات کے لوگ بھی نسل در نسل الگ قیام، تنہا زندگی بسر کرنے کے سبب ترقی کر نہ سکے۔ لہٰذا ان کی معاشی اور سماجی حالت بھی کمزور رہی۔

اقلیتوں، کمزور طبقات اور پسماندہ طبقات کے مفادات کے تحفظ کی آئینی سہولیات بھارت کے آئین میں اقلیتوں، کمزور طبقات اور پسماندہ طبقات کے تحفظ، فلاح و بہبودی کے لیے چند آئینی سہولیات ہیں۔ یہ آئینی سہولیات ان کے مفادات کا تحفظ، سماجی غیر مساوات سے گریز اور اس کی فلاح، بہبودی متعین کرتی ہیں۔

- بھارت کا آئین بھارت کے تمام شہریوں کو یکساں طور پر سماجی، معاشی اور سیاسی انصاف عطا کرتا ہے۔
- بھارت کے آئین کے مطابق نسل، ذات، مذہب، زبان، جنس کی بنیاد پر کسی بھی قسم کا امتیاز رکھا نہیں جا سکتا۔ ہر شخص کو مساوی موقع اور مساوی درجہ حاصل ہو اس کا بھی آئین میں ذکر کیا گیا ہے۔
- اس کے علاوہ ریاستوں کو ایسے بھی حقوق دیے گئے ہیں کہ انھیں فلاحی ریاست کے فرائض انجام دینے کے لیے نیز کمزور اور پسماندہ طبقات کی حفاظت کرنے کے لیے چند بنیادی حقوق پر بھی آئین کے دائرے میں رہ کر مناسب پابندیاں لگا سکتی ہیں۔
- مذہب کی آزادی کا حق کوئی بھی مذہب اختیار کرنے کی آزادی دیتا ہے۔
- اقلیتوں، کمزور طبقوں اور پسماندہ طبقات کو آئینی حق دینے کا اصل مقصد یہ ہے کہ انھیں ملک میں مساوی مواقع، انصاف اور مقام حاصل ہو۔
- ملک کے پنج سالہ منصوبوں میں بھی ان تمام طبقات پر خاص توجہ دی گئی ہے۔

اقلیتیں

مذہب یا زبان کی بنیاد پر کسی بھی علاقے یا علاقوں میں اکثریت میں نہ ہونے والے لوگوں کے گروہ کو اقلیت کہتے ہیں۔ بھارت کے آئین میں اقلیت کی واضح تعریف کی گئی ہے۔ ملک یا علاقے کی آبادی میں نصف یا نصف سے کم تعداد والے لوگوں کے گروہ کو اقلیت کہہ سکتے ہیں۔ اقلیتوں کا تصور کوئی بھی مذہب، زبان یا علاقے تک محدود نہیں۔ قومی سطح پر اقلیتوں کی طرح ہی ریاستی سطح پر مقامی یا علاقائی اقلیتوں کی طرف توجہ کرنی ہوگی۔ اسی لیے قومی سطح پر اقلیتوں کا تصور ریاستی سطح کے تصور سے بالکل الگ ہے۔ یعنی اگر کوئی عوام کا گروہ کوئی علاقہ ریاست کی کل آبادی کے تناسب میں اکثریت میں ہو لیکن قومی سطح پر وہ اقلیت میں ہوسکتا ہے۔ نیز اس سے برعکس جس ریاست میں اقلیت میں ہونے والا طبقہ قومی سطح پر اکثریت میں ہوسکتا ہے۔

بھارت میں اقلیتوں کو اکثریتوں کی طرح ہی حقوق مساوی طریقے سے حاصل ہیں۔ اقلیتوں کی تہذیب، مذہب، دستی تحریر اور زبانوں کے تحفظ اور حوصلہ افزائی کے لیے آئین میں کچھ خاص سہولتیں دی گئی ہیں جیسا کہ

- مذہب کی آزادی کا حق اقلیتوں کو یقین دلاتا ہے کہ وہ اپنے مذہب کی تبلیغ و اشاعت اور حوصلہ افزائی کی کوشش کر سکتے ہیں۔ قانون جبراً تبدیلئ مذہب کی اجازت نہیں دیتا۔ سرکاری امداد حاصل کرنے والے کسی بھی ادارے میں دینی تعلیم نہیں دی جا سکتی۔ تمام مذہبی جماعتوں کو ان کے مذہبی انتظامات اور مذہبی کام کاج کے لیے دولت حاصل کرنے اور اس کی دیکھ بھال کرنے کا حق ہے۔
- تہذیبی اور تعلیمی حقوق کے ذریعے اقلیتی طبقات کے لوگ دستی تحریر اور تہذیبوں کی حفاظت کر سکتے ہیں۔ سرکاری امداد حاصل کرنے والے کسی بھی اداروں میں مذہب، نسل، ذات، رنگ یا زبان کے اعتبار سے کسی کو بھی داخلہ لینے سے روکا نہیں جا سکتا۔ سماج کے تمام طبقات کو اپنی پسند کے مطابق دستی تحریر کو زندہ رکھنے کا ترقی کرنے کا اور اس کے لیے تعلیمی ادارے قائم کرنے کا حق ہے۔ بھارت کے اقلیتی بچوں کو پرائمری تعلیم مادری زبان میں ملے ایسے انتظامات ریاستی حکومت کرتی ہے۔

انوسوچت ذاتیں اور انوسوچت جن ذاتیں

انوسوچت ذاتوں اور انوسوچت جن ذاتوں کی کوئی واضح تعریف بھارت کے آئین میں نہیں کی گئی ہے۔ متعلقہ ریاستوں کے گورنر کے مشورے نیز راشٹرپتی کے حکم سے اس کا خاص ذکر کیا گیا ہے۔ ذات پات کے سبب کچھ ذاتوں کا استحصال روکنے، ان کے خلاف ناانصافیوں کو ختم کرنے، مساوات اور بھائی چارے کے ذریعے ان کی تنگ نظری دور کرنے اور ان کی سماجی اور معاشی اور تعلیمی ترقی کرنے کے مقصد سے بھارت کے آئین میں کچھ خاص سہولتیں دی گئی ہیں۔ آئین کی دفعہ 341 کے مطابق انوسوچی میں شامل ذات کو انوسوچی ذاتیں کہتے ہیں۔

جبکہ آئین کی دفعہ 342 کے مطابق انوسوچی کے مطابق شمولیت والی ذاتوں کو انوسوچت جن ذاتیں کہتے ہیں۔ انوسوچت جن ذاتوں میں ایسے لوگوں کو شامل کیا جاتا ہے۔ جو زیادہ تر جنگلوں یا پہاڑی علاقوں میں رہتے ہیں۔ مخصوص جغرافیائی حالات میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ دوسروں سے الگ سماجی اور تہذیبی زندگی بسر کرتے ہیں۔ یہ عام لوگوں سے زیادہ معاشی اور تعلیمی پسماندہ ہوتے ہیں۔

آئینی سہولیات

ہمارے آئین میں انوسوچت ذاتوں اور انوسوچت جن ذاتوں کی فلاح و بہبودی کے لیے کچھ خاص سہولتیں دی گئی ہیں۔ جو ذیل میں درج ہیں :

(الف) عام سہولیات

(1) آئین کی دفعہ 15 کے مطابق : صرف مذہب، ذات، نسل، پیدائش کے مقام یا ان میں سے کسی بھی وجہ سے امتیاز کرنے پر پابندی عائد کی گئی ہے۔ مزید یہ کہ اس دفعہ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ کوئی بھی شہری ان باتوں کے تحت (الف) دکانوں، عام ریسٹورنٹوں، ہوٹلوں، عام تفریحی مقامات میں داخل ہونے کے بارے میں (ب) کنویں، تالاب، نہانے کے گھاٹوں، راستوں، ہمہ طور پر یا کسی قدر ریاست کی طرف سے چلائے جانے والے یا فلاحِ عامہ کے استعمال کے لیے عطا کیے گئے مقامات کے استعمال کے بارے میں کسی بھی شہری پر کسی بھی قسم کی ناقابلیت، ذمہ داری، اقتدار یا شرائط عائد نہیں کی جا سکتی۔

(2) دفعہ 29 کے مطابق : (الف) بھارت کے علاقوں میں یا اس کے کسی بھی حصّے میں بسنے والے کوئی بھی شہری اگر کوئی مخصوص زبان، دستی تحریر یا خود کی اپنی تہذیب والا ہو تو اس کی حفاظت کرنا یہ اس کی ذمہ داری ہوگی۔ (ب) صرف مذہب، ذات، زبان یا ان میں سے کسی بھی اساس پر ریاست کی طرف سے چلائی جانے والی یا مالی امداد سے چلنے والے کسی بھی تعلیمی ادارے میں کسی بھی شہری کو داخلہ لینے سے روکا نہیں جا سکتا۔

(ب) خاص سہولیات

(1) سیاسی پالیسی کے رہنمائی اصولوں کی دفعہ 46 کے مطابق ریاست کی عوام کے پسماندہ محکمات اور خصوصاً انوسوچت ذاتوں اور انوسوچت جن ذاتوں کے تعلیمی اور معاشی فوائد برقرار رکھنے کے لیے ریاستی حکومت خاص توجہ دے گی۔ سماجی ناانصافی اور کسی بھی قسم کے استحصال کے خلاف ان کی حفاظت کرے گی۔

(2) دفعہ (4)16 کے مطابق ریاست کے ماتحت ملازمتوں میں کچھ طبقات کی نمائندگی برابر نہیں ہوئی ہے ایسا ریاستی حکومت کو محسوس ہو تو ان کے لیے نشستیں یا تقررات محفوظ رکھنے کا ریاست کو حق حاصل ہے۔

(3) دفعہ 330، 332، 334 کے مطابق انوسوچت ذات اور انوسوچت جن ذات کے لوگوں کے لیے ریاست کی ودھان سبھا نیز مرکز کی لوک سبھا میں کچھ نشستیں محفوظ رکھی گئی ہیں۔ مرکز میں راجیہ سبھا میں کوئی بھی نشست محفوظ رکھی گئی نہیں ہے۔

(4) گرام پنچایت اور میونسپلٹی میں بھی انوسوچت ذات اور انوسوچت جن ذات کے لیے کچھ نشستیں محفوظ رکھی گئی ہیں۔

مختلف پنج سالہ منصوبوں کے تحت ہوسٹلس بنانا، اسکالرشپ کا منصوبہ مختلف مقابلہ آرائی امتحانات کے لیے تربیت اور رہنمائی کلاسیس شروع کی گئی ہیں۔ تعلیم کو فروغ دینے کے لیے آشرم اسکولیں شروع کی گئی ہیں۔ سرکاری ملازمتوں میں ان ذاتوں کے امیدواروں کے لیے عمر، فیس، قابلیت کے معیار میں رعایتیں دی گئی ہیں۔ ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر ادارے کے ذریعے ڈاکٹر بابا قومی انعام ایسے لوگوں اور اداروں کو دیا جاتا ہے جو کمزور طبقوں کو سماجی فہم کے لیے ہیں۔ ترقی، تبدیلی، مہارت، انصاف اور انسانی وقار وعظمت کے لیے کام کرتے ہیں۔ انوسوچت ذات اور انوسوچت جن ذات کی فلاح و بہبودی کے لیے ریاست میں علیحدہ محکمہ اور مرکز میں خاص افسر کا تقرر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ قومی سطح پر ان ذاتوں کے لیے قومی کمیشن قائم کیا گیا ہے۔ نیز ریاست اور مرکزی حکومت کے ذریعے ان ذاتوں کی سماجی، تعلیمی اور معاشی ترقی کے لیے مختلف منصوبے شروع کیے گئے ہیں۔

صرف انوسوچت ذات کے لیے سہولیات

(1) آئین کی دفعہ 17 کے تحت چھوت اچھوت ختم کی گئی ہے۔ چھوت اچھوت کے تعلق سے کسی بھی صورت میں کیا جانے والا کام ناقابل قبول ہے۔

(2) دفعہ 25 کے مطابق ریاستوں کی فلاح اور اصلاح کے عام ہندو مذہبی اداروں کو ہندوؤں کے تمام طبقوں اور فرقوں کو یعنی تمام کے داخلے کے لیے یکساں قانون بنانے کا حق ہے۔ اگر ایسا کوئی قانون ہے تو اسے جاری رکھنے کا حق ہے۔ یہاں

ہندوؤں کے بیان میں سِکھ، جین، بدھ مذہب کے ماننے والے اور ہندوؤں مذہبی اداروں کے بیان میں سکھ، بدھ اور جین اداروں کو شامل کیا گیا ہے۔

صرف انوسوچت جن ذات کے لیے سہولیات

دفعہ 19(5) سے ریاستوں کے گورنروں کو انوسوچت جن ذاتوں کے مفاد کے لیے تمام شہریوں کے کسی بھی علاقے میں آنے جانے، رہائش کرنے، کوئی بھی بیوپار دھندا کرنے عام حقوق پر قابو رکھنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ اس سے انوسوچت جن ذات کے علاقوں میں زمین کی خریدی و فروخت، روپیوں کی لین دین نیز کسی دوسرے طریقوں سے انوسوچت جن ذاتوں کے استحصال کو روکنے اور اس سے ان کی حفاظت کرنے کے لیے خاص قوانین بنانے کا اختیار ہے۔

خلاصہ

انوسوچت ذات، انوسوچت جن ذات اور پسماندہ طبقات کی ترقی کے لیے حکومت مختلف قسم کے منصوبے اور پروگرام بنا رہی ہے۔ جس کے سبب ان لوگوں کی حالت میں اصلاح ہو رہی ہے۔ جن میں سے کئی لوگوں کو سماجی، معاشی، سیاسی میدان میں آگے بڑھنے کا موقع ملا ہے۔

دہشت گردی - ایک عالم گیر مسئلہ ہے

اکیسویں صدی میں دہشت گردی انسانی سماج کے لیے ایک مسئلہ بن گیا ہے۔ دنیا کے کچھ ملکوں کے ذریعے پھیلائی جانے والی دہشت گردی آج عالمگیر مسئلہ بنتا جا رہا ہے۔ دہشت گردی انسانی حقوق کا خاتمہ، خون خرابہ، بربادی، خوف، افراتفری، تشدد، بدامنی وغیرہ پیدا کرتی ہے۔ ویسے تو دہشت گردی کا کسی مذہب یا فرقے سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ تاہم دہشت گرد، دہشت گردی کو مذہب سے جوڑنے کا بزدلانہ اور نفرت بھرا کام کرتے ہیں۔ دہشت گردی ہر ملک کی ترقی کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کرتی ہیں۔ دہشت گردی تشدد سے تعلق رکھنے والی ایک سوچ ہے جو قدرت کے اصول 'جیو اور جینے دو' کی کھلی مخالفت کرتی ہے۔

دہشت گردی چند مٹھی بھر لوگوں کے ذریعے، متحد، منظّم اور جان بوجھ کر کیا جانے والا بداخلاقی اور تشدد بھرا کام ہے۔

خودکش حملے کرنا، بم پھینکنا، ہتھیار چھپانا اور ان کا استعمال کرنا، اغوا کرنا، ہوائی جہاز ہائی جیک کرنا، روپے چھین لینا، نشہ آور مادّوں کی نقل وحمل کرنا وغیرہ تشدد آمیز سرگرمیاں دہشت گرد کرتے ہیں۔

بھارت میں بغاوت اور دہشت گردی

دہشت گردی اور بغاوت میں معمولی سا فرق ہے۔

بغاوت	دہشت گردی
• بغاوت متعلقہ ملک کا مسئلہ ہے۔	• یہ ایک عالم گیر مسئلہ ہے۔
• وہ اپنی حکومت کے خلاف ایک علاقائی حد تک پھیلی ہوتی ہے۔	• وہ اپنے یا دوسرے ملکوں کے خلاف ہوتی ہے یا اس کی بین الاقوامی حدیں ہوتی ہیں۔
• وہ مقامی لوگوں کے تعاون سے ہوتی ہے۔	• اسے مقامی لوگوں کا تعاون حاصل ہو یا نہ بھی ہو۔
• بغاوت سے متاثر ہونے والی ریاستوں یا علاقوں کی ترقی رک جاتی ہے۔	• دہشت گرد سے متاثر ملکوں کی ترقی رُک جاتی ہے۔

ویسے دیکھا جائے تو بغاوت مقامی غیر اطمینانی سے پیدا ہوتی ہے اور دہشت گردی میں ایسا کوئی بندھن نہیں ہوتا۔ آج بھارت داخلی بغاوت اور دہشت گردی کے خلاف لڑ رہا ہے۔

نکسلی تحریک

ماؤتسے تُنگ کی زیر قیادت چین کے انقلاب سے متاثر ہو کر نکسلی تحریک بھارت میں سب سے پہلے 1967 میں مغربی بنگال میں شروع ہوئی۔ یہ تشدد آمیز فکر مغربی بنگال کے نکسل باری علاقے سے شروع ہوئی تھی۔ اس لیے اُسے نکسلی نظریہ کہتے ہیں۔ مغربی بنگال سے شروع ہونے والی یہ تحریک جھارکھنڈ، بہار، آندھرا پردیش، چھتیس گڑھ، کیرل، اڑیسہ، تری پورہ، مدھیہ پردیش میں پہاڑی اور جنگلاتی علاقوں میں پھیل گئی۔ جس میں پیپلس وور گروپ اور ماؤ وادی، سامیہ وادی مرکز یہ دو گروپ خاص تھے۔

شمال-مشرق میں بغاوت

آزادی حاصل ہونے کے بعد سے آج تک شمال-مشرق بغاوت ایک دائمی مسئلہ بنا ہوا ہے۔ کئی جن ذاتوں، جنگل پوش پہاڑی علاقوں مختلف باغی گروپوں کے درمیان ربط ضبط اور کچھ علاقوں میں بین الاقوامی سرحدیں نیز بیرونی ایجنسیوں کی دخل اندازی وغیرہ اسباب کی بنا پر اس علاقے میں بغاوت کا مسئلہ پیچیدہ بنا ہوا ہے۔

ریاست	بغاوت کے گروہ
ناگالینڈ	این۔ایس۔سی۔ این۔ (نیشنل سوسیالِسٹ کاؤنسل آف ناگالینڈ)
منی پور	کے۔این۔ایف۔کوکی نیشنل فرنٹ کے۔این۔اے۔ کوکی نیشنل آرمی
تری پورہ	این۔ایل۔ایف۔ٹی۔ (نیشنل لبریشن فرنٹ آف تری پورہ) اے۔ٹی۔ٹی۔ایف۔ (آل تری پورہ ٹائگرس فورس) ٹی۔یو۔جے۔ایس۔ (تری پورہ اپجاتی جوپاسمیتی)
آسام	اُلفا (یونائٹیڈ لیبریشن فرنٹ آف آسام) یو۔ایم۔ایف۔ (یونائٹیڈ ماینوریٹی فرنٹ) این۔ڈی۔ایف۔جی۔ (نیشنل ڈیماکروٹک فرنٹ آف بوڈولینڈ) بی۔ایل۔ٹی۔ایف۔ (بورڈولینڈ لریشن ٹائگر فورس)

ان باغی گروپوں کے درمیان الگ ریاست کی مانگ اپنے سیاسی، معاشی، مفادات قائم کرنے یا غیر قانونی آبادیاں بسانے وغیرہ مسائل سے تصادم ہوتے رہتے ہیں۔ جس کے سبب معاشی، سماجی، انتظامی اور سیاسی نظام کو نقصان پہنچتا ہے۔

کشمیر میں دہشت گردی

15 اگست 1947 کو ملک آزاد ہوا۔ بھارت اور پاکستان دو الگ ملک بن گئے۔ آزادی کے بعد پاکستان نے کشمیر کے کچھ حصّوں پر اپنا قبضہ جما لیا تھا۔ جموں کشمیر بھارت کا اٹوٹ حصّہ ہونے کے باوجود پاکستان بسا اوقات اُسے حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کے لیے اُس نے جنگ بھی کی ہے اور ہر جنگ میں ہمارے سپاہیوں نے اُسے بری طرح شکست دی ہے۔ 1986 ء کے بعد سے کشمیر میں دہشت گردی بڑھ گئی ہے۔ اغوا، قتل و غارت گری، بم دھاکے وغیرہ سرگرمیوں کے ذریعے دہشت گرد خوف پھیلا رہے ہیں اور اپنے مطلب حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اس وجہ سے کشمیر سے کئی پنڈت خاندانوں کو تنگ آ کر وطن چھوڑ کر منتقل ہونا پڑا ہے۔ ایسے ہزاروں خاندان پناہ گزینوں کے طور پر کشمیر کے باہر زندگی بسر کر رہے ہیں۔ کشمیر کی دہشت گردی کو سرحد پار سے مسلسل مدد مل رہی ہے۔

دہشت گرد کا ارادہ بھارت میں خوف اور غیر استحکامت پیدا کرنا ہے۔ دہشت گرد سرگرمیوں کو بند کرنے کے لیے بھارت یقین محکم

سے کوششیں کر رہا ہے۔ بھارت صرف اپنے ہی ملک میں ہونے والی دہشت گردی کی مخالفت نہیں کرتا بلکہ کسی بھی مقام پر کسی بھی طرح کی، کسی بھی وقت ہونے والی دہشت گردی کی مخالفت کرتا ہے۔ دہشت گردی کو ختم کرنے کے لیے بھارت کے کئی سپاہیوں نے شہادت دی ہے۔

دہشت گردی کے سماجی اثرات

- دہشت گردی سماج کو تخریب کاری کی طرف لے جاتی ہے۔
- دہشت گرد خوف، لوٹ مار، تشدد جیسے کام کر کے لوگوں میں شک و شبہہ، خوف کا ماحول پیدا کرتے ہیں۔ چھوٹے بچوں اور بوڑھوں پر بھی دہشت کا خوف رہتا ہے۔ دہشت گرد سے متاثر علاقوں میں طالب علموں کی پڑھائی پر بُرا اثر پڑتا ہے۔
- دہشت گردی کے سبب سماج کے لوگوں میں ایک دوسرے پر اعتماد کم ہوتا جاتا ہے۔ آپس میں بھائی چارے کا جذبہ گھٹتا جاتا ہے۔
- کئی بار قومی فسادات ہوتے ہیں جن کے سبب سماجی نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔ سماج میں بدنظمی اور بدامنی پیدا ہوتی ہے۔ دہشت گردی سے متاثر علاقوں میں لوگ سماجی تہوار جوش و خروش سے منا نہیں سکتے۔ لہٰذا لوگوں کو جوڑنے والے داخلی کاروبار بکھر جاتے ہیں۔

دہشت گردی کے معاشی اثرات

- دہشت گردی کے سبب تجارت و صنعت کی ترقی کے لیے فرحت بخش ماحول پیدا نہیں ہوتا۔ متاثر علاقوں کی تجارت و صنعت کی ترقی رُک جاتی ہے۔
- تجارت و صنعت پر خراب اثر پڑنے سے لوگوں کو دوسرے علاقوں میں تجارت و روزگاری تلاش کرنے کے لیے جانا پڑتا ہے۔
- کئی دہشت گرد گروہ سرمایہ دار، صنعت کار، کارکنان، تاجران کو خوف بتا کر رقم وصول کرتے ہیں۔
- دہشت گرد نشہ آور اشیاء کی نقل و حمل اور کالے زر وغیرہ جیسے غیر سماجی کام کرتے ہیں۔ اس لیے ملک میں سماجی، معاشی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔
- دہشت گرد، ریل، ریڈیو اسٹیشنوں، راستے، پل، سرکاری ملکیتوں وغیرہ کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ لہٰذا ملکیتوں کے دوبارہ قیام میں کروڑوں خرچ ہوتے ہیں۔
- حکومت کو سلامتی اور تحفظ کے لیے کروڑوں روپے خرچ کرنے پڑتے ہیں۔ لہٰذا سماجی ترقی کے دوسرے کام کم ہوتے ہیں۔
- دہشت گردی کے سبب ریاست اور ملک کی نقل و حمل کی صنعت اور سیر و سیاحت کی صنعت کو مالی نقصان ہوتا ہے۔ لہٰذا اس مسئلے کا حل نکالنا بہت ضروری ہے۔

مشق

.1 ذیل کے سوالات کے تفصیل سے جواب دیجیے :

(1) انوسوچت ذات اور انوسوچت جن ذات کی فلاح و بہبودی کے لیے آئینی سہولیات کا ذکر کیجیے۔

(2) دہشت گردی کے سماجی اثرات بتائیے۔

.2 ذیل کے سوالات کے نکاتی جوابات قلم بند کیجیے :

(1) فرقہ واریت ختم کرنے کی تدابیر بتائیے۔

(2) اقلیتوں کی فلاح و بہبودی کے لیے آئینی سہولیات پر روشنی ڈالیے۔

(3) دہشت گردی کے معاشی اثرات بتائیے۔

.3 ذیل کے سوالات کے مختصر جواب دیجیے :

(1) دہشت گردی اور بغاوت کے درمیان کا فرق سمجھائیے۔

(2) نکسلی تحریک پر نوٹ لکھیے۔

.4 ذیل میں دیے گئے متبادلات میں سے صحیح متبادل انتخاب کر کے جواب لکھیے :

(1) بھارت کی سماجی تشکیل کس بات پر منحصر ہے؟

(A) فرقہ واریت (B) ذات پات (C) لسانی نظریہ (D) گروہ بندی

(2) انوسوچت ذات مقرر کرنے کے لیے کس بات کو بنیاد بنایا جاتا ہے؟

(A) چھوت اچھوت (B) مذہب (C) فرقہ (D) ان میں سے کوئی نہیں

(3) آئین کی کون سی دفعہ کے تحت چھوت چھوت ختم ہو گئی ہے؟

(A) دفعہ 25 (B) دفعہ 29 (C) دفعہ 17 (D) دفعہ 46

(4) ذیل میں سے کون سا مسئلہ عالمی ہے؟

(A) ذات پات (B) فرقہ واریت (C) لسانی نظریہ (D) دہشت گردی

(5) صحیح جوڑ بنائیے۔

ریاست	بغاوتی گروہ
(1) تری پورہ	(A) اُلفا
(2) منی پور	(B) این۔ایس۔سی۔این۔
(3) ناگالینڈ	(C) اے۔ٹی۔ٹی۔ایف۔
(4) آسام	(D) کے۔این۔ایف

(A) 1-A 2-D 3-C 4-B (B) 1-C 2-D 3-A 4-B

(C) 1-C 2-D 3-B 4-A (D) 1-C 2-B 3-D 4-A

سرگرمی

- 'ہر مذہب سے خوشدلی' موضوع پر مضمون نویسی، تقریری مقابلہ کا منصوبہ تیار کیجیے۔
- دہشت گردی ختم کرنے کی تدابیر پر بحث کیجیے۔
- بھارت کی قومی یکجہتی کو تقویت بخشنے والی خبریں، فوٹو جمع کر کے اسکریپ بک تیار کیجیے۔
- بھارت کی کامیابیاں، تہذیبی اتحاد، تنوعات میں یکجہتی، سائنسی کامرانیاں، قدرتی خصوصیات وغیرہ موضوع پر مقرر حضرات سے تقریریں کروائیے۔

•

21 سماجی تبدیلی

سماج کی تشکیل کے ڈھانچہ میں اور مختلف سماجی اداروں میں ہونے والے تغیرات کو سماجی تبدیلیاں کہتے ہیں۔ مغرب کاری، عالمی کاری، شہر کاری کے سبب سماجی تعلقات میں، خاندانی نظام میں، شادی بیاہ کے نظام میں، تہذیب و ثقافت میں، لوگوں کی طرزِ زندگی، ادب، فن، مصوری، رقص کے میدان میں جڑ سے تہذیبی تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ جس کے سبب لوگ ایک دوسرے کی تہذیب سے متعارف ہوئے۔ طبعی اشیاء، عیش وعشرت کے سامان، جدید آلات کا استعمال نیز روزمرّہ زندگی میں استعمال ہونے والے مختلف آلات، سہولیات دیہات کے سماج تک پہنچے ہیں۔ لوگوں کے گھروں اور ان کی تعمیرات میں اور تعمیرات کے جدید طریقوں میں تبدیلیاں آئیں۔ سماج میں طبعی تبدیلیوں کے سبب لوگوں کی معیارِ زندگی میں اصلاحات ہوئی ہیں۔ طرز زندگی میں مغربی تہذیب کا اثر نظر آنے لگا یا محسوس ہوا۔ جس کے زیر اثر سماج کی تشکیل اور کاموں میں بھی تبدیلیاں آئیں جسے سماجی تبدیلی بھی کہہ سکتے ہیں۔

قانون کی عام معلومات اور اس کی اہمیت

ہمارے ملک میں خواندگی کا کم تناسب، روزمرّہ زندگی میں اصول و قانون معلوم نہ ہونے سے لوگوں میں قانون کے متعلق عام معلومات، اس کی اہمیت بہت کم نظر آتی ہے۔ لوگوں کو قانون کا علم نہ ہو اور قانون کی خلاف ورزی کریں تو انھیں سزا یا جُرم سے معافی نہیں ملتی۔ لہٰذا ہر شہری کو قانون کے علم، اس کی فہم اور معلومات سے واقف کرانا چاہیے۔

قانون کی عام معلومات کیوں ضروری ہے؟

قانون کی عام معلومات اس کا علم اور تفہیم نہایت ضروری ہے۔

(1) قانون کی عام معلومات اور قانون کی تعلیم سے عوام قانون کی خلاف ورزی کرنے یا مجرمانہ کام کرنے سے ہچکچاتی ہے۔ سزا اور جرمانے کی دفعات سے بچ سکتی ہے۔

(2) استحصال اور ناانصافی کے خلاف لڑنے کے لیے کس طرح کے قانونی اقدامات کیے جا سکتے ہیں اس سے رہنمائی حاصل کر سکتا ہے۔

(3) دستوری حقوق و انفرادی مفادات کے تحفظ کے لیے حقوق اچھی طرح استفادہ کر سکتا ہے اور خود ترقی کر سکتا ہے۔

(4) فرد کی دفاع اور فلاح کے لیے تیار کی گئی مختلف قانونی دفعات سے واقف ہو سکتا ہے۔

(5) سماج، حکومت اور ملک کے تئیں فرد کی وفاداری بڑھ جاتی ہے۔

(6) سماج کے ذمہ دار شہری کے طور پر اپنے حقوق اور اختیارات سے محروم نہ رہے اور ایک عام شہری کے فرائض ادا کر سکے۔

(7) قانون کے علم اور فہم سے ہر شخص سماج میں عزت و وقار سے زندگی بسر کر سکتا ہے۔ ایسے قانون کا معمولی علم اور معلومات ہونا نہایت ضروری ہے۔

شہریوں کے حقوق

سماجی حالات میں کوئی بھی عام شہری انسان حقوق یا اختیارات کے بغیر اپنی ترقی اچھی طرح سے نہیں کر سکتا۔ انسانی حقوق، یہ شہریت کی اہم اور لازمی خصوصیات ہیں۔ اقوام متحدہ نے (UN) انسانی حقوق کے منشور (چارٹر آف رائٹس) میں تمام انسانوں کو کسی بھی قسم کے امتیاز کے بغیر کچھ عام حقوق دیے ہیں۔ اس کے مدنظر دنیا کے تمام ملکوں نے اپنے شہریوں کو حقوق آسان اور سہولت سے حاصل ہوں ایسی کوششیں کی تھیں۔

بھارت کے دستور میں جمہوریت کے قیام کے لیے ہر ایک شہری کو کسی بھی قسم کے امتیاز بغیر چھ بنیادی حقوق دیے ہیں جن کا مطالعہ ہم جماعت 9 میں کر چکے ہیں۔ لہٰذا یہاں ہم صرف ان کا اعادہ کریں گے۔

شہریوں کے بنیادی حقوق حسب ذیل ہیں :

21.1 شہریوں کے حقوق

(1) مساوات کا حق

(2) آزادی کا حق

(3) استحصال کے خلاف کا حق

(4) مذہبی آزادی کا حق

(5) تہذیبی اور تعلیمی حق

(6) آئینی علاج کا حق

کوئی بھی حکومت یا ملک ان حقوق کی خلاف ورزی کر کے شہریوں کو ان کے حقوق سے محروم رکھنے کی کوشش کرے تو شہری اپنے آئینی حقوق کی حفاظت کے لیے اور انصاف طلب کرنے کے لیے ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ کے دروازے پر دستک دے سکتا ہے۔ یہ حق شہری کو آئینی علاج کے حق کے ماتحت حاصل ہوا ہے۔ اس لیے اسے آئین کی روح کہتے ہیں۔ عدالت کا فرض بنتا ہے کہ وہ شہریوں کے حقوق کی حفاظت کرے اور ہر شہری کو آسان، سستا، جلد اور مایۂ ناز انصاف عطا کرے۔

بچوں کے حقوق

ہمارے سماج میں سب سے زیادہ غیر محفوظ طبقہ بچّے ہیں۔ کسی بھی ملک کی ترقی کا دارومدار اس کے بچّوں کے تحفظ، ان کی تعلیم، اچھے اخلاق، انھیں فراہم کیے جانے والے ترقی کے موقعوں پر ہوتا ہے۔ اگر بچّہ تعلیم یافتہ، محفوظ اور اچھے اخلاق سے آراستہ ہوگا تو وہ ایک اچھا شہری بن کر خاندان، سماج اور ملک کی ترقی میں حتی الامکان شریک ہوگا اور ملک کے لیے ایسے شہری خدا کی رحمت ثابت ہوں گے۔ اس لیے بچّوں کی فلاح و بہبودی کرنا، سماجی ترقی کی پہلی شرط ہے۔ اگر بچّے قوم کی ملکیت ہوں تو ان کی پرورش، دیکھ بھال اور ترقی نہایت احتیاط سے اور ذمہ داری کے ساتھ کرنی ہوگی۔ بچّے جسمانی طور پر صحت مند، مضبوط بنیں، ذہنی طور پر باشعور ہوں ان کی ذہنی توانائیوں کی ترقی کریں۔ اخلاقی قدروں کی افزائش سے وہ صحت مند، سمجھدار اور ذمہ شہری بنیں یہ دیکھنا ہمارا بنیادی فرض ہے۔

اقوام متحدہ نے 1992ء میں اپنے حقوق کے منشور میں (چارٹر آف رائٹس) بچوں کی فلاح اور ان کی ترقی کے لیے چند بچوں کے حقوق کا اعلان کیا ہے۔ بچّوں کے ان حقوق کو ہمارے آئین میں شامل کر کے انھیں روزمرّہ زندگی میں کامیاب بنانے کی کوشش کی ہیں۔ جو ذیل کے مطابق ہیں :

(1) رنگ، نسل، جنس، زبان، مذہب یا قومیت کے کسی بھی امتیاز کے بغیر ہر بچّے کو زندگی بسر کرنے کا پیدائشی حق ہے۔

(2) ماں باپ اپنے بچّوں کی مناسب طریقے سے پرورش کریں۔ کوئی خاص سبب کے بغیر بچّے کو اس کے ماں باپ سے الگ رکھ نہیں سکتا۔

(3) اپنی شخصیت کی ترقی کے لیے ہر بچّے کو تعلیم حاصل کرنے کا بنیادی اور قانونی حق حاصل ہے۔

(4) ہر بچّہ کو اس کی عمر کے مطابق کھیل کود اور سیر و تفریح کی سرگرمیوں میں حصّہ لے کر تندرست، صحت مند، خوش مزاج زندگی بسر کرنے کا حق ہے۔

(5) ہر بچّہ کو اس کے ضمیر کے مطابق مذہب اور گروہ میں رہنے کا نیز اپنی تہذیب برقرار رکھنے کا حق ہے۔

(6) ہر بچّے کو اپنے پر ہونے والے کسی بھی قسم کے جسمانی یا ذہنی استحصال یا ظلم کے خلاف، نشہ آور دواؤں کے استعمال کے خلاف، غیر انسانی مظالم کے خلاف، جرم یا سزا کے خلاف تحفظ اور سلامتی حاصل کرنے کا حق ہے۔

(7) ہر بچّے کو سماجی تحفظ کے ذریعے سماجی ترقی حاصل کر کے صحت مند زندگی بسر کرنے کا حق ہے۔

بچوں کے استحصال یا ظلم کے خلاف تحفظ

بچہ بہت حسّاس ہوتا ہے۔ بچّے پر جان بوجھ کر یا حادثے کی صورت میں جسمانی ایذا پہنچانا، جسمانی سزا دینا یا دھمکیاں دینا، کڑوی باتیں سنانا، یا خراب الفاظ استعمال کرنا، اس کی بے عزّتی کرنا یا کھلے طور پر بے آبرو کرنا، جنسی پریشانی یا جوانی کا استحصال کرنا یا بے حد مار پیٹ کرنا وغیرہ مختلف قسم کے جسمانی یا ذہنی یا دونوں قسم کے تشدد بچوں پر ظلم کہلاتے ہیں۔

زیادہ تر بچوں کا استحصال یا ان پر ظلم وستم ان کے رشتہ داروں، قریبی دوستوں، پڑوسیوں، قریبی آشناؤں یا ماں باپ سے ہونے کی خبریں، اخبارات، ٹی۔وی۔ یا دیگر گروہوں یا وسیلوں کے ذریعے سننے یا دیکھنے سے معلوم ہوتی ہیں۔ اس وقت ہمارا فرض بنتا ہے کہ...

(1) جب ہم بچّے کے برتاؤ-سلوک سے یا جسمانی ایذا کی علامات دیکھیں تو فوراً اس کا طبّی علاج کرائیں۔

(2) عام طور پر استحصال کا شکار بچّہ خوف، دھمکی یا شرم، جھجک کے سبب یا سماج میں بے عزّت ہونے کے خوف سے حادثے کی معلومات رہے ماں باپ کو کرنے سے ہچکچاہٹ محسوس کرتا ہے اور معلومات چھپاتا ہے اور استحصال برداشت کرتا ہے اس لیے ہمیں یا ماں باپ کو بچّہ میں اعتماد پیدا کر کے حقائق کی روشنی میں سماج کے خوف کی پرواہ نہ کرتے ہوئے قصوروار کے خلاف فوراً قانونی کارروائی کرنا چاہیے۔

(3) ایسے استحصال یا ظلم کا شکار ہونے والے بچّوں کی جانب سماج اور احباب نفرت یا حقارت یا انھیں نظرانداز کیے بغیر ان کے تئیں ہمدردی، پیار ومحبت اور اپنے احساس و ہمدردی کا اظہار کریں۔

بال مزدوری اور نظرانداز بچّے

21.2 بال مزدوری

بال مزدوری عالمی مسئلہ ہے۔ ہر ملک میں لگاتار بڑھ رہی ہے۔ جس پر جلد از جلد قابو پانا بے حد ضروری ہے۔ 14 سال سے کم عمر کے محنت کش کو بال مزدور یا بال محنت کش کہتے ہیں۔ یونی سیف کے احوال کے مطابق، "متحد یا غیر متحد شعبوں میں کام کرنے والے بال محنت کشوں کی کل تعداد آبادی کے تناسب میں دنیا میں سب سے زیادہ بھارت میں نظر آتی ہے۔" -

بھارت کے معاشی نظام کے تمام شعبوں میں بال مزدوری کثیر تعداد میں نظر آتی ہے، جیسے ہوٹلوں، فیکٹریوں، تعمیراتی شعبوں میں خطرناک کاروباروں میں جیسا کہ بارود کے کاروبار میں یا اینٹوں کے بھٹّے میں، زراعت سے منسلک کاموں میں، کھیت مزدور، مویشی پالن میں یا مچھلیوں کی پرورش جیسی سرگرمیوں میں نظر آتے ہیں۔ خدمت کے شعبوں میں گھر نوکر، چائے لاری کی دوکانوں پر، ہوٹلوں یا ڈھابوں پر، گیرجوں میں، لاری کھینچنے، اخبار فروخت کرنے میں پلاسٹک یا ردّی چننے جیسے کاموں میں، بھیک مانگنے یا راستوں پر صاف صفائی کے کاموں میں نظر آتے ہیں۔

بال مزدوری کے اسباب

مذکورہ شعبوں میں بال مزدوری کی حالت قابل رحم ہے۔ یہ حالت ہی بال مجرم کو جنم دینے کا سبب ہے۔ بال مزدوری مجبوری سے کرنے کے کئی اسباب ہیں جیسا کہ مفلسی، ماں باپ کی ناخواندگی، بڑا خاندان، خاندانی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے خاندان کی آمدنی میں بال مزدوری کر کے اضافہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ خاندان کے بالغان کی بے روزگاری، گھر سے بھاگ کر شہر میں بسنے والے بچّے سہارے کی کمی سے اپنی زندگی گزارنے کے لیے بال مزدوری کرتے ہیں۔ یتیم یا بے سہارا بچوں کو ان کے رشتہ دار یا انھیں پناہ دینے والے، کھانا دینے کے عوض دباؤ ڈال کر بال مزدوری کراتے ہیں۔

بال محنت کشوں کی مانگ کثیر مقدار میں ہونے کے اسباب

کئی صنعتوں میں مالکان یا پیشے پر رکھنے والے سیٹھ اپنے یہاں بالغ محنت کشوں کی بہ نسبت بال محنت کشوں کو روزگار پر رکھنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ مندرجہ ذیل مختلف اسباب کی بنا پر بال مزدوروں کی مانگ کثیر مقدار میں نظر آتی ہے۔

(1) بال محنت کش محنت کا سب سے سستا پیداواری ذریعہ ہے۔ بالغ محنت کشوں کی بہ نسبت بال مزدوروں سے کم معاوضہ یا کم مزدوری دے کر کام لیا جا سکتا ہے۔

(2) وہ غیر منظّم ہونے سے تنظیم کی کمی کے سبب مالکان کے خلاف آواز بلند نہیں کر سکتے یا مخالفت کا اظہار نہیں کر سکتے یا مخالفت کا اظہار نہیں کر سکتے، لہٰذا بال مزدور کا آسانی سے انھیں اندھیرے میں رکھ کر مختلف طریقوں سے استحصال کیا جا سکتا ہے۔

(3) مشکل یا خطرناک حالات میں بھی کم معاوضہ دے کر اور مقرّرہ کام کے گھنٹوں سے زیادہ کام لے کر ڈرا کر، دھمکا کر یا لالچ دے کر کام لیا جا سکتا ہے۔

(4) بال مزدوروں کی تعداد زیادہ ہے اس لیے کثرت سے اور آسانی سے دستیاب ہوتے ہیں۔

(5) بچّے تعلیم حاصل کرنے کی عمر میں خاندان کے لوگوں کی ضرورت پوری کرنے کے لیے بال مزدوری کرتے ہیں۔ ماں باپ بچوں کو کما کر دینے والے دو ہاتھ ہیں اور بال مزدوری کی طرف ڈھکیلتے ہیں۔

اس طرح بچّے صغر سنی میں کھیل کود، سیر و تفریح، آرام، ماں باپ کے پیار، پرورش اور تعلیم سے محروم رہ جاتے ہیں۔ ان میں سے کئی چھوٹی سی عمر میں مجرمانہ کام کر کے بال مجرم بن جاتے ہیں۔

21.3 بال مزدوری روکیے

بال مزدوری روکنے کی تدابیر

بال مزدوری یا بال استحصال یا ظلم وستم کی روک تھام کے لیے حکومت نے کئی آئینی دفعات اور قوانین بنائے ہیں جو حسب ذیل ہیں :

(الف) 14 سال سے کم عمر کے بچوں کو کسی کارخانے یا کسی کام دھندے میں یا کسی کاروبار میں ملازمت دی نہیں جا سکتی۔ اس کی خلاف ورزی پر ملازمت دینے والے کے خلاف قانونی کارروائی کر کے سزا دلائی جا سکتی ہے۔ (ب) بچپن یا لڑکپن میں اس کا کسی بھی طرح سے استحصال نہ ہو اس کے علاوہ اسے اخلاقی تحفظ اور طبعی سہولیات سے محروم رکھا نہیں جا سکتا۔ (ج) آئینی عمل شروع ہونے کے 10 سال میں 14 سال کی عمر تک کے تمام بچوں کو مفت اور لازمی تعلیم دینے کا بندوبست حکومت کو

کرنا ہوگا۔ حالانکہ اس معاملے میں مرکزی اور ریاستی حکومتوں نے 6 تا 14 سال کی عمر کے تمام بچوں کو مفت اور لازمی تعلیم حاصل کرنے کا قانون 2009 نافذ کیا ہے۔

ضعیفوں اور بے بسوں کا تحفظ :

21.4 ضعیفوں کو امداد

ضعیفوں اور بے بسوں کا مسئلہ عالم گیر مسئلہ ہے۔لیکن ضعیفی قدرت کا نظام ہے۔ضعیفوں کی حفاظت اور خوشحالی کے لیے سماج کو غور وفکر کرنا چاہیے۔

بھارت میں طبّی خدمات، جدید طبّی علاج، دواؤں کی فراہمی کے سبب فرد کی اوسط عمر میں اوسط 4.3 سال کا اضافہ ہوا ہے۔ 2001 سے 2005 کے درمیان بھارت میں رعایا کی اوسط عمر 63.2 سال تھی۔لیکن 2015 میں بڑھ کر 67.5 سال ہوئی ہے۔ بھارت میں 2001 تا 2011 کے ایک عشرے میں ضعیفوں کی تعداد میں 2.75 کروڑ کا اضافہ ہوا ہے۔ 2011 میں ضعیف خواتین کی تعداد 5.28 کروڑ تھی۔لیکن مرد ضعیفوں کی تعداد 5.11 کروڑ تھی۔ بھارت میں سب سے زیادہ ضعیفوں کی آبادی اروناچل پردیش میں ہے۔ گجرات میں ضعیفوں کی تعداد تقریباً 35 لاکھ سے زیادہ ہے۔ضعیفوں کی بڑھتی ہوئی آبادی اور ان کی اوسط عمر میں اضافے سے سماجی اور جسمانی مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔

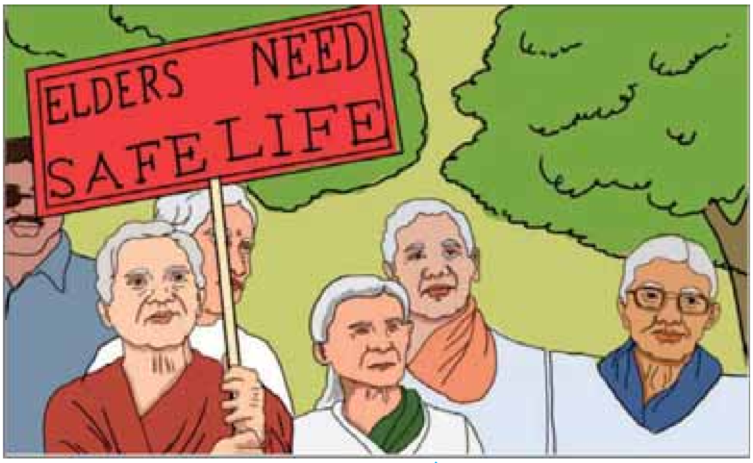

21.5 ضعیفوں کا تحفظ سلامتی

مغربی تہذیب، مستقل خاندان میں رہنے کے دیوانہ پن سے بچے بوڑھے ماں باپ کے تین اخلاقی فرائض، قدر و قیمت اور تہذیب کو بھول گئے ہیں۔ بوڑھے ماں باپ کو مالی تنگی کے احساس یا بے رحمانہ سلوک سے مجبور ہو کر ضعیف گھروں میں رہنا پڑ رہا ہے۔ضعیفوں کے مسائل کی جانب لوگوں کی توجہ مبذول کرانے کے لیے اقوام متحدہ (UN) نے 1999ء کے سال کو'بین الاقوامی ضعیفوں کا سال' منانے کا اعلان کیا تھا۔ اب ہر سال 1 اکتوبر کو'عالمی ضعیف دن' بین الاقوامی سطح پر منایا جاتا ہے۔

ضعیفوں اور بے بسوں کے تحفظ و سلامتی کے لیے حکومت نے کئی اقدامات کیے ہیں جو حسب ذیل ہیں :

- ضعیفوں کے لیے مرکزی حکومت نے قومی پالیسی-1999 جاری کی ہے جس میں ضعیفوں کو پینشن/اقتصادی امداد دی جاتی ہے۔ مثلاً اندرا گاندھی قومی برائے ضعیفوں کی پنشن منصوبہ اور اٹل پنشن منصوبہ۔
- سینئر سٹیزنس اسکیم کے تحت ضعیفوں کو بینک یا پوسٹ آفس میں رکھی ہوئی ڈپازٹ پر زیادہ سود دیا جاتا ہے۔ بس، ریل یا ہوائی سفر میں مرد و زن کو ٹکٹ میں 30 تا 50 فیصد تک رعایت دی جاتی ہے۔
- ریاستی حکومت نے ہر ضلع میں سہولت بخش ضعیف گھر کھولے ہیں۔ شہروں میں ضعیفوں کے لیے الگ باغات لگائے ہیں۔ضعیف پناہ گاہوں میں موسیقی، یوگ، کھیل کود یا ذہنی مہارت میں اضافہ کرنے والی سرگرمیوں کے ذریعے زندگی میں امن و سکون قائم کرنے کی کوشش کی ہے۔

ضعیفوں کے تحفظ اور سلامتی کے لیے نیز گھریلو تشدد، استحصال یا ظلم و ستم کے خلاف تحفظ حاصل کرنے کے لیے حکومت نے 'ماں باپ

اور سینئر سٹیزنس کی دیکھ بھال اور فلاح کا قانون 2007 بنایا ہے۔ اس کے تحت ضعیفوں کو پریشان کرنے والے ان کے بچوں کو سزا اور جرمانہ بھرنے کا انتظام ہے۔ضعیفوں کی دیکھ بھال کرنے کی ذمہ داری قانوناً ان کے خاندان کے افراد یا رشتہ داروں پر ڈالی گئی ہے۔ اولاد کے پاس سے قانوناً نان و نفقہ حاصل کرنے کے وہ حقدار ہیں۔ مرکزی حکومت نے کسی خاص کام کے عوض ضعیفوں کی عزت افزائی کا پروگرام بنایا ہے۔

سماج دشمن سرگرمیاں

"سماج میں قانون کے ذریعے قائم کردہ اصولوں کے خلاف کوئی فرد یا گروہ ممنوعہ سرگرمی انجام دے تو اسے سماج دشمن سرگرمی کہتے ہیں۔"

سماج میں کئی مجرمانہ سرگرمیاں سماج دشمن یا ممنوعہ سرگرمیاں نظر آتی ہیں۔ جیسے قتل و غارت گری، چوری، اغوا کرنا، لوٹ مار، بے ایمانی، زنا بالجبر، دغابازی اور سائبر کرائم وغیرہ جن کو بلو کالر جرم کہتے ہیں۔

دوسری جانب سماج میں رشوت خوری، بدعنوانی، ٹیکس کی چوری، ذخیرہ اندوزی، ملاوٹ، کالابازاری، زمین پر غیر قانونی قبضہ (غیر اختیاری قبضہ) کو وہائٹ کالر جرم کہتے ہیں۔

بدعنوانی عالمی برائی ہے۔ عالمی بینک کی تعریف کے مطابق بدعنوانی یعنی فلاحی عہدے یا درجہ کا ذاتی مفاد کے لیے استعمال کرنا۔ لہٰذا بدعنوانی عہدے اور اقتدار کے غلط استعمال سے پیدا ہوتی ہے۔ بھارتی سماج کے کئی عام اور نجی شعبوں میں بدعنوانی وسیع صورت میں نظر آتی ہے۔ بدعنوانی کرنے والے دونوں دینے والے اور لینے والے قانون کی نظر میں مجرم ہیں اور سزا کے مستحق ہیں۔

بدعنوانی - ملک اور غیر ملکوں میں عصر حاضر میں بدعنوانی دنیا کے کئی ممالک میں کم و بیش مقدار میں پائی جاتی ہے۔

بدعنوانی کی مثالیں مختلف صورتوں میں نظر آتی ہیں۔ جیسے خاص طور پر نقد روپیوں کی لین دین، تحفہ تحائف، بیش بہا زیورات یا اشیاء یا بیرونی سیاحت کا لالچ، جانب دارانہ سلوک، فیصلہ میں رشوت یا اقربا پروری یا خیرخواہ کی طرفداری وغیرہ۔

بدعنوانی کا معاشی نظام اور سماج پر اُلٹا اثر پڑتا ہے جو ذیل میں ہے :

- سماج میں بدعنوانی سے اخلاقی قدریں اور سماج کے اصولوں کا معیار گر جاتا ہے۔
- معاشی نظام میں کالے زر کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے جو ملک کی ترقی میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔
- حکومت کے قوانین، عدالتوں کے طریقۂ کار، اقتدار اور انتظامیہ پر سے لوگوں کا اعتماد کم ہو جاتا ہے۔ ایماندار شخص مایوسی اور ناامیدی محسوس کرتا ہے۔
- انسانی حقوق ختم ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا سماج میں ناانصافی اور آمدنی کی غیر مساوات پیدا ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے طبقاتی لڑائیاں جنم لیتی ہیں۔
- بدعنوانی سے لوگوں کی ایمانداری اور ملک کا وقار خطرے میں پڑ جاتے ہیں۔ سماجی-معاشی نظام کا معیار گر جاتا ہے۔

بدعنوانی ختم کرنے کی تدابیر

بدعنوانی ختم کرنے کی تدابیر ذیل میں ہیں :

(1) بھارت میں 1964 میں 'مرکزی رشوت مخالف بیورو' قائم کیا گیا جو سرکاری نظام میں پھیلی ہوئی بدعنوانی کی برائی کو نیست و نابود کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ بدعنوان شخص کو رنگے ہاتھ پکڑ کر اس کے خلاف قانونی کارروائی کر کے اسے سزا دلاتا ہے۔

حکومت کا یہ ایک آزاد اور علیحدہ محکمہ ہے۔ گجرات میں اس کا بڑا دفتر شاہی باغ، احمدآباد میں آیا ہوا ہے۔ عام رعایا کو بدعنوانی کی کوئی شکایت ہو تو ہیلپ لائن ٹال فری نمبر 1800 2334 4444 پر شکایت کر سکتا ہے۔

(2) بدعنوانی کو روکنے کے لیے بھارت سرکار نے بدعنوانی کے خلاف قانون-1988 بنایا۔ جس کا مقصد عوامی زندگی کو بدعنوانی سے پاک کرنا، اقتدار یا عہدے کے غلط استعمال کو روکنا ہے۔

کوئی بھی فلاح عامّہ کے خادم، اعلیٰ افسران، سیاست دانوں کو، عہدہ یا اعلیٰ عہدہ اختیار کرنے سے قبل اپنی تمام جائداد کی معلومات حلف نامہ دے کر اعلان کرنا لازم ہے۔ اگر فرض ادا کرتے ہوئے آمدنی سے زیادہ ملکیت پکڑی جائے تو وہ قابل سزا جرم بنتا ہے۔ ایسی ملکیت یا بے نامی ملکیت حکومت خود ضبط کر لیتی ہے۔

(3) حکومت نے 'معلومات کا حق-2005 اور 'شہری حقوق نامہ' جاری کیا ہے۔ جس کا مقصد سرکاری ملازم انتظامی کام مقررہ وقت میں پورا کرنے کی ضمانت دے۔ اپنے دائرۂ کار اور اقتدار کے تحت کام میں ہونے والی دیری ختم کرے۔ نیز شفاف اور آسان انتظام کی ذمہ داری بڑھانا مقصد ہے۔

(4) مرکزی حکومت نے فی الحال بلیک منی ایکٹ-2005 بنایا ہے۔ جس میں بدعنوانی کو مجرمانہ جرم قرار دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ فیما (Fema) قانون میں نیز منی لونڈرنگ ایکٹ میں اور کسٹم ایکٹ کی دفعہ-132 میں اصلاح کی ہے۔ لوک پال اور لوک آیوکت کا تقرر کر کے کالا زر تلاش کرنے اور بدعنوان روکنے کی کوشش کی گئی ہیں۔

(5) سرکاری افسر اپنے اقتدار کا بے جا استعمال اور اس کے خلاف بدعنوانی کی شکایت کی جائے تو محکمانہ تحقیق وتفتیش 'گجرات چوکس خدمت کمیٹی گاندھی نگر' کرتا ہے۔

21.6 معلومات کا حق

معلومات کا (حاصل کرنے کا) حق-2005 (RTI-2005)

معلومات حاصل کرنے کے حق سے منسلک قانون مرکزی حکومت نے تاریخ 15 جون 2005 کے روز جاری کیا ہے۔ یہ جمو اور کشمیر حکومت کے علاوہ پورے بھارت میں نافذ کیا گیا ہے۔ یہ قانون ملک کی خفیہ ایجنسی، قومی تحفظ اور سلامتی اتحاد اور سالمیت سے منسلک اداروں اور بیرونی سفارت خانوں کے دفاتر کے ساتھ چند مستثنیٰ کے علاوہ تمام اداروں سے منسوب ہے۔ گجرات حکومت نے ان قانونی دفعات کے ماتحت گجرات معلومات حق کے اصول 2005، 5 اکتوبر 2005 کے روز جاری کیے ہیں اور انھیں عملی جامہ پہنایا ہے۔

صاف، شفاف، آسان اور تیز انتظامیہ کام کاج ہو اور اس میں عوام کا تعاون حاصل کرنا یہ قانون کا اصل مقصد ہے۔ اس قانون کی دفعہ کے تحت کوئی بھی شہری اس کے رُکے ہوئے کام کے بارے میں یا منصوبوں کے عمل کے بارے میں یا عوامی کام کاج کی کامیابی یا حالت کے بارے میں متعلقہ محکمہ کے اعلیٰ افسر سے سوالات پوچھ کر صحیح معلومات حاصل کر سکتا ہے۔

معلومات کیسے حاصل کی جائے ؟

اس حق کے تحت معلومات حاصل کرنے کے لیے درخواست دہندہ کو مقرر نمونے میں مقررہ فیس کی رقم (فی الحال 20 روپے) نقد یا پوسٹل آرڈر، پے آرڈر یا نون جیوڈیشیل اسٹمپ درخواست کے ساتھ لگانی پڑتی ہے۔ یہ درخواست اپنے دستخط میں ٹائپ کر کے یا ای۔میل کے ذریعہ متعلقہ محکمہ میں دی جا سکتی ہے۔ بی۔پی۔ایل۔ فہرست والے خاندان کے فرد کو فیس یا کاپی چارج دینا نہیں پڑتا۔ معلومات کی درخواست میں معلومات کیوں طلب کی گئی ہے؟ اس کے اسباب بتانا ضروری نہیں۔ درخواست حاصل ہونے کی رسید نمونے میں متعلقہ اسٹنٹ

عام معلومات افسر (APIO)، اس درخواست کا نمبر ID ڈال کر درخواست دہندہ کو ایک کاپی دیتا ہے۔ درخواست کے متعلق خط و کتابت کرتے وقت ID نمبر لکھنا ضروری ہوتا ہے۔

معلومات حاصل کرنے کی درخواست قبول ہونے کے 30 (تیس) دن میں درخواست کا فیصلہ AP10 کرے گا۔ اگر کوئی نمونہ یا کاپی طلب کی گئی ہو تو قانون کے مطابق درخواست دہندہ کے پاس سے فیس یا چارج لے کر معلومات کے جوابات دے گا اگر معلومات ملک کے مطلق العنان، قومی مفاد یا سلامتی سے متعلق خفیہ باتوں کی ہو، عدالت کی توہین کی ہو یا سائنس کے راز والی یا جرم کو ترغیب دینے والی ہو تو معلومات دینے کا انکار قانون کے مطابق کیا جا سکتا ہے۔

اپیل کی دفعہ

اگر متعلقہ محکمہ 30 (تیس) دن میں معلومات کا حل نہ نکالے یا معلومات دینے سے انکار کرے تو ناراض ہونے والی پارٹی عام معلومات کے افسر (AP10) کو آرڈر حاصل ہونے کے 30 (تیس) دن میں پہلی اپیل کر سکتی ہے۔ اس وقت درخواست دہندہ کو فیس کی رقم ادا کرنی نہیں پڑتی۔

پہلی اپیل میں مقررہ وقت میں فیصلہ نہ آئے یا معلومات سے انکار سے ناراض ہونے والی پارٹی 90 (نوّے) دن میں ریاست کے اعلیٰ معلومات افسر کو دوسری اپیل کر سکتی ہے۔

جرمانے کی دفعہ

کوئی بھی معلوماتی افسر مناسب اسباب بتائے بغیر معلومات دینے سے انکار کرے، بد نیت سے معلومات چھپائے، جان بوجھ کر نامکمل یا غلط راہ پر لے جانے والی معلومات دے یا معلومات کو ختم کرے تو ایسی صورت میں معلومات کی دیری ہونے کے عوض جتنے دن دیری ہوئی ہو اتنے دن فی دن مقررہ رقم کے حساب سے جرمانہ متعلق قصوروار معلومات کے افسر کو ہوتا ہے۔

معلومات حق کے قانون کے استعمال کے بارے میں اور خاص معلومات اور رہنمائی حاصل کرنے کے لیے ملک کی سب سے پہلی ہیلپ لائن نمبر 9924085000 پر سے چھٹی کے دنوں کے علاوہ کام کاج کے وقت میں حاصل کی جا سکتی ہے۔ مزید یہ کہ اس قانون کے تحت 'شہری حقوق نامہ' اعلان ہوا ہے۔ جی سے متعلقہ دفتر میں کام پورا کرنے کا وقت پہلے سے طے کیا جاتا ہے۔ لہٰذا درخواست کے متعلق کیا حالت ہے اس کا پتہ چل سکتا ہے۔ گجرات حکومت نے 'کومن سروس پورٹل' خدمت شروع کی ہے۔ جس پر سے شہری 28 خدمات کے متعلق آن لائن درخواست، دستاویزات کی تصدیق، رقم ادائیگی جیسی سہولیات اور درخواست کی تازہ حالت 7×24 دن میں معلوم کر سکتا ہے۔ بدعنوانی کو ختم کرنے کی یہ انقلابی دفعہ ہے۔

بچوں کو مفت اور لازمی تعلیم کے حق کا قانون-2009 (RTE-2009)

مرکزی حکومت نے 2009 کی سال میں بچّوں کو مفت اور لازمی تعلیم کے حق کا قانون نافذ کیا۔ اس قانون کے مطابق گجرات حکومت نے 18 فروری 2012 کے روز 'بچوں کو مفت اور لازمی تعلیمی حق کے اصول 2012 اعلان کیے ہیں۔

21.7 Right to Education

یہ قانون کس لیے؟

بھارت کے آئین کی 86 ویں اصلاح کے مطابق 6 تا 14 سال کی عمر کے تمام بچوں کے لیے پرائمری تعلیم مفت اور لازمی بنائی گئی ہے۔ بچوں کی انسانی مہارتوں کی جسمانی، ذہنی اور ہمہ گیر ترقی کے لیے تعلیم کے مواقع فراہم کرنے کی

سمت میں نیز صفات آمیز پرائمری تعلیم کی مانگ کو پوری کرنے کی سمت میں یہ قانون ایک خاص قدم ہے۔

(1) اس قانون میں بچوں کی تعلیم اور صحت کو دھیان میں رکھ کر اسکولوں کی تعلیمی سہولیات اور طبعی سہولیات کے خاص پیمانے مقرر کیے گئے ہیں۔ اس پیمانے کے مطابق کلاس روم، تجربہ گاہ، صاف پینے کا پانی، بجلی، دوپہر کے کھانے کا انتظام اور افادیت، مدرس کی قابلیت، تقرر کے طریق، اسکول کو مالی امداد کی صورت میں دی جانے والی گرانٹ کی سہولیات متعین کی گئی ہیں۔ جن میں سے چند حسبِ ذیل ہیں۔

(2) اس قانون کے تحت 6 تا 14 سال کی عمر کے ہر بچّے کو اس کی رہائش گاہ سے نزدیک کے اسکول میں داخلہ دیا جائے۔ عمر کا ثبوت جنم کا سرٹیفکیٹ نہ ہو تب بھی داخلہ دینے سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

(3) پرائمری تعلیم پوری کرے تب تک یعنی 14 سال پورے ہو گئے ہوں تب بھی اس کی تعلیم جاری رکھ کر اُسے مفت تعلیم مہیا کرائی جائے۔

(4) داخلہ دیتے وقت بچّے کی عمر 6 سال کی ہونی چاہیے۔ جنم کا ثبوت نہ ہو تب بھی اسپتال کے ریکارڈ یا ماں باپ سے بچّہ کی عمر کا حلف نامہ لے کر داخلہ دیا جائے۔

(5) اسکول میں کسی بھی قسم کے امتیاز کے بغیر داخلہ دینے کا حکم ہے۔

(6) داخلہ کے وقت چندہ یا کیپٹیشن فیس یا ڈپازٹ یا دیگر فیس کی صورت میں کوئی بھی رقم لی نہیں جا سکتی۔

(7) داخلے کے وقت بچّے یا ماں باپ کا انٹرویو لے کر داخلہ دیا نہیں جا سکتا۔ ماں باپ کی آمدنی اور تعلیمی لیاقت یا مناسبت کے سہارے یا داخلہ کا امتحان لے کر داخلہ دیا نہیں جا سکتا۔

(8) 3 تا 5 سال کی عمر کے بچوں کی تعلیم کے لیے پری-اسکول (بال مندر) کی تعلیم، نصاب، درسی مطالعہ، جائزہ اور ان کے مدرسین کے خاص تربیت کے اصول سب سے پہلے بنا کر انقلابی قدم اٹھا کر نرسری کو زیر قانون لیا گیا ہے۔

(9) کمزور طبقات یا پسماندہ طبقات (SC اور ST) کے داخلے کے متمنی بچوں کو قانون میں ظاہر کی گئی نشاندہی کے مطابق بی۔پی۔ایل۔ فہرست کے بچّوں کو حکومت کی جانب سے منظورشدہ خانگی اسکولوں میں جماعت 1 (ایک) میں کلاس کی کل گنجائش سے 25 فیصد کی حد میں لازمی داخلہ دینے کا حکم اس قانون میں دیا گیا ہے۔

(10) اسکول کے اساتذہ خانگی ٹیوشن نہیں کر سکتے۔

(11) اسکول کے کم علمیت والے اساتذہ کو 5 سال میں متعین سطح پر تعلیمی تربیت حاصل کرنی ہوگی۔

(12) بچّے کو تبادلے کے علاوہ کسی دوسری وجہ سے پرائمری تعلیم پوری نہ ہو تب تک اسکول میں سے نکالا نہیں جا سکتا۔

(13) خانگی پرائمری اسکولوں میں داخلہ لیے ہوئے ST-SC بچوں کی فیس کی ادائیگی شرائط کے ماتحت متعلقہ اسکول کو حکومت ادا کرے گی۔

(14) اس قانون کے دفعات پر عمل کرنے کے لیے ایک علیحدہ انتظامیہ، ٹریبیونل یا ریاستی کونسل بنائی گئی ہے۔ اس قانون کی خلاف ورزی کرنے والے اسکول کے انتظامیہ کو جرمانہ نیز اسکول کی منظوری واپس لی جانے کی دفعات قانون میں ہے۔

قومی اناج تحفظ قانون-2013 (RTF-2013)

21.8 تحفظ اناج قانون-2013
مناسب دام پر/ مفت اناج امداد

اناج تحفظ یعنی 'ہر شخص کے لیے ہمیشہ مصروف اور تندرست زندگی کے لیے کافی تغذیاتی خوراک کا حاصل ہونا۔'

مرکزی حکومت نے 5 جولائی 2013 کے روز سے یہ قانون عمل میں آیا۔

اناج تحفظ قانون کی اہمیت (مقاصد) :

(1) ملک کی بڑھتی ہوئی آبادی کے لیے اناج کی کل مانگ کو پوری کرانا نیز ہر وقت کافی مقدار میں سستے دام سے صفات آمیز اناج فراہم کرانا۔

(2) بچوں میں یا عوام میں ناقص غذائی مسئلے کے حل کے لیے مناسب بندوبست کرنا اور تغذیاتی خوراک کی کل پیداوار میں اضافہ کی حوصلہ افزائی کرنا۔

(3) عوامی نظامِ تقسیم (DDS) کو مزید مضبوط، شفاف اور آسان بنانا۔

(4) انت یودیہ اسکیم اور بی۔پی۔ایل۔ فہرست میں درج خاص خاندانوں کو اناج تحفظ کرانا، تغذیاتی خوراک کی صورت میں مناسب مقدار میں کفایت داموں پر اناج مہیا کرانا اور اُسے لازم و ملزوم کام آسانی سے فراہم کرانا۔

(5) حاملہ خواتین، دودھ پلانے والی ماؤں کو تغذیاتی مقدار میں اناج کی ضرورت فراہم کرانا۔

چند قانونی دفعات :

- اس قانون کے تحت اور 'ماں انا پورن اسکیم' کے مطابق شہری یا دیہی علاقوں کے حاجت مندوں، وسط طبقے کے مفلس خاندانوں کو رعایتی داموں سے اناج مہیا کرایا جاتا ہے۔ اس دفعہ کے مطابق ریاست کے انت پوریہ اسکیم خاندانوں کو ہر ماہ 35 کلوگرام اناج مفت دیا جاتا ہے۔
- اس منصوبے کے تحت تمام استفادہ گان کو اناج کی صورت میں گیہوں فی کلو 2.00 ₹ اور چاول فی کلو 3.00 ₹ اور موٹا اناج فی کلو 1.00 ₹ کے حساب سے پابندی سے، مقررہ مقدار میں اوصاف سے بھرپور اناج عوامی نظامِ تقسیم (PDS) کے تحت مقررہ شرائط کی بنا پر مہیا کرایا جاتا ہے۔
- حاملہ خواتین کو 6000 روپے مرکزی حکومت کی طرف سے زچگی امداد کی صورت میں دیے جائیں گے۔
- اس قانون کے تحت ریاستی حکومت کی طرف سے مستفید لوگ کھانے یا اناج کے عوض 'اناج تحفظ وظیفہ' حاصل کرنے کے حقدار بن سکتے ہیں۔
- اس قانون کے تحت، 'گجرات حکومت' انت یودیہ اور بی۔پی۔ایل۔ خاندان والوں کو ہر ماہ شکر، آیوڈائزڈ نمک، کیروسین اور سال میں دو مرتبہ خوردنی تیل کی رعایتی داموں پر تقسیم راشن کی دکانوں پر مفت کی جاتی ہے۔
- ریاستی حکومتیں ان اہم خاندانوں کی فہرست جدید بنائیں گی اور ان کی اصلاح کریں گی۔ ایسے ناموں کی فہرستیں (خاندان کی خاتون کے نام پر) گرام پنچایت، گرام سبھا، وارڈ سبھا، ای۔گرام یا سستے اناج کی دکانوں یا سرکاری افسر مال و عاملہ کے دفتروں پر محکمۂ رسد کی ویب سائٹ پر ظاہر کریں گی۔

- عوامی نظامِ تقسیم میں اصلاح کر کے اسے نہایت مضبوط بنا کر بدعنوانی سے پاک، نظامِ تقسیم کے لیے 'بایومیٹرک شناخت' ایپک کارڈ، بارکوڈیڈ راشن کارڈ یا اناج کی کوپن اور ویب کیمرے سے امیج لینے کے اقدامات کیے ہیں۔
- اس قانون کے تحت 'داخلی شکایت روک تھام کا نظام' قائم کیا جائے۔ شکایات کے حل کے لیے 'نوڈیل افسر' کا تقرر کیا جائے، اناج کے نظام تقسیم پر نظم و ضبط رکھنے کے لیے اور شکایات کے سبب ریاست میں 'ریاست اناج کمیشن' بنایا جائے اور فوڈ کمشنر کا تقرر کیا جائے گا۔ لہٰذا قومی اناج تحفظ قانون میں کی گئی دفعات کے مابین 'ماں انا پورن اسکیم' کے تحت گجرات کے تقریباً 3.82 کروڑ حاجت مند شہریوں کو سستے داموں پر اناج دینے کی فلاحی اسکیم کو ریاستی حکومت نے عملی جامہ پہنا کر قابل تحسین قدم اٹھایا ہے۔

مشق

1. ذیل کے سوالات کے تفصیل سے جواب دیجیے :

(1) بھارت کے آئین میں کون کون سے بال حقوق شامل کیے گئے ہیں؟

(2) ضعیفوں کے مسائل بیان کیجیے نیز ان کی حفاظت اور فلاح کے دفعات بیان کیجیے۔

(3) معلومات حاصل کرنے کے حق کے مقاصد بتا کر معلومات حاصل کرنے کا عمل سمجھائیے۔

(4) بچوں کی مفت اور لازمی تعلیم کے حق کی اہم سات دفعات بتائیے۔

(5) 'قومی اناج تحفظ' قانون کے تحت اناج کے متعلق مختلف تمام طبقات کو اناج کی تقسیم نیز عوامی نظامِ تقسیم کی سہولیات کی دفعات تفصیل سے بیان کیجیے۔

2. ذیل کے سوالات کے جوابات نکات بنا کر دیجیے :

(1) سماجی تبدیلی ہونے کے اہم اسباب بتائیے۔

(2) قانون کی عام معلومات ہونا کیوں ضروری ہے؟

(3) بچوں کی ترقی معاشی ترقی کی پہلی شرط ہے۔

(4) بدعنوانی کو کچلنے میں حکومت نے کیا کوششیں کی ہیں؟

(5) اناج تحفظ قانون کے مقاصد بیان کیجیے۔

3. ذیل کے سوالات کے مختصر جواب دیجیے :

(1) بال محنت کش کی مانگ کا تناسب کیوں زیادہ ہے؟

(2) شہریوں کے بنیادی حقوق بتائیے۔

(3) بال مزدوری کی مختلف صورتیں بتائیے۔

(4) بدعنوانی قیمت اضافی کا ایک سبب ہے، کیوں؟

(5) 'ماں انا پورن' اسکیم کی دفعات بتائیے۔

4. ذیل میں دیے گئے متبادلات میں سے صحیح متبادل انتخاب کر کے جواب لکھیے :

(1) بھارتی سماج میں تبدیلی لانے والی اہم وجہ کیا ہے؟

(A) روایات (B) عوامی نظریہ (C) مغرب کاری (D) خواندگی

(2) انسانی حقوق کا منشور کس نے جاری کیا؟

(A) گریٹ برطانیہ (B) اقوام متحدہ (C) یونیسیف (D) عالمی بینک

(3) 'عالمی ضعیف دن' کس تاریخ کو منایا جاتا ہے؟

(A) 8 مارچ (B) 1 اکتوبر (C) 1 اپریل (D) 15 جون

(4) ذیل میں سے کون سی معلومات دینے سے انکار کیا جا سکتا ہے؟

(A) الیکشن کمیشن (B) حکومت کے منصوبے

(C) عدالتی فیصلے (D) ملک کی سالمیت مطلق العنان کے امور

(5) مفت تعلیم حاصل کرنے کے لیے قانون میں کن باتوں کی ممانعت کی گئی ہے؟

(A) پیدائش کے ثبوت کے بغیر داخلہ (B) خاص تربیت کی سہولت

(C) داخلے کے امتحان بغیر داخلہ (D) داخلے کے وقت کیپٹن فیس

(6) عوامی نظام تقسیم کو مزید پختہ بنانے کے لیے نئی کون سی باتیں شامل کی گئی ہیں؟

(A) بارکوڈیڈ راشن کارڈ (B) اے۔ٹی۔ایم۔ کارڈ (C) بایومیٹرک شناخت (D) الیکشن کا شناختی کارڈ

سرگرمی

- اپنے اردگرد کے مقامات پر کام کرنے والے بال مزدوروں کا جائزہ لیجیے۔ ان کے خاندان، تعلیم، کام کی حالت، نوعیت، استحصال یا ظلم سے متعلق معلومات کا احوال تیار کیجیے۔
- ضلع میں آئے ہوئے ضعیف گھروں کی ملاقات کر کے ضعیفوں کے مسائل ان کی سرگرمیوں اور انھیں ملنے والی سہولیات کی تصویری رپورٹ تیار کیجیے۔
- 'بال دن 14 نومبر' منانے کے موقع پر بال مزدوری کے خلاف تحریک کی صورت میں ایک بیداریٔ عوام ریلی کا منصوبہ تیار کیجیے۔
- سستے اناج کی دکانوں اور دیگر دکانوں پر سے ملنے والے اناج، تیل، شکر، نمک وغیرہ کے داموں، افادیت، تقسیم کے انتظام کا تقابلی مطالعہ کیجیے۔ (آخری دو سال کی تفصیلات پر سے)
- مفت اور لازمی پرائمری تعلیم حاصل کرنے کے حق میں کی گئی سہولیات کے دارومدار پر آپ کی پرائمری اسکول کا جائزہ لے کر ایک احوال تیار کیجیے اور خامیاں دور کرنے کے لیے منتظمین سے درخواست کیجیے۔

●